ایک دوسرے سے نہ لڑو اور اپنے حقوق چھوڑ دو

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۳؍جون ۱۹۸۰ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ)

تشہّد و تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا:-

بیماری کی وجہ سے ایک لمبے عرصہ کے بعد میں خطبہ کے لئے یہاں آیا ہوں۔ مجھے بیماری کا حملہ ۲۵ اور ۲۶؍مارچ کی درمیانی شب کو ہوا۔ جب میں سویا تو چنگا بھلا تھا جب میں اٹھا تو شدید بیمار تھا۔ گردہ پر حملہ ہوا انفیکشن کا اور اس کے ساتھ Rigour اندرونی طور پر Shivering جس نے جسم کو جھنجوڑ کر رکھ دیا۔ اور بخار اتنا تو نہیں ہوا جو ۱۹۷۵ء میں ہوا تھا گردہ کی تکلیف سے، لیکن ۱۰۲ سے اوپر ہو گیا۔ انسان بڑا عاجز ہے۔ دعوے تو بہت کرتا ہے لیکن ہے عاجز۔ کلچر کروا کے پتہ لینے کے لئے کہ یہ کون سے کیڑے ہیں بیماری کے، اور کونسی دوا موثر ہے ان پر، تین جگہ ٹیسٹ کروایا گیا۔ فیصل آباد جہاں کی لیبارٹری بہت اچھی ہے اور غالباً غیر ملکی تعلیم یافتہ ڈاکٹر وہاں کام کر رہے ہیں۔ لاہور بہت اچھی لیبارٹری اور بہت اچھی لیبارٹری میں اسلام آباد۔ تینوں جگہ کا نتیجہ مختلف تھا۔ فیصل آباد نے ایک قسم کا کیڑا بتایا۔ لاہور نے ایک دوسری قسم کا کیڑا بتایا اور دوسری دوا بتائی اور اسلام آباد نے ایک تیسری قسم کا کیڑا بتایا۔ بیماری کا اور ایک تیسری قسم کی دوائیں بتائیں۔ وہاں احمدی ڈاکٹر اچھے زیرک ہیں اللہ تعالیٰ ان کی عمر میں اور کام میں برکت ڈالے اور ہاتھ میں شفا دے۔

اسلام آباد میں کچھ عرصہ بعد گیا تھا۔ غالباً بیماری کے دو ہفتے سے زائد ہوا تھا جب میں

یہاں سے گیا ہوں وہاں۔اس عرصہ میں ایک اینٹی بائیوٹک جرم کش دوائی مجھے ڈاکٹروں نے دی اوراس نے غالباً اس بیماری کوتو کچھ سنبھالا،موثر ہوئی ایک حد تک لیکن گردوں پہ اس دوائی نے حملہ کیا اور گردوں نے کام کرنا چھوڑ دیا۔دودن تک گردوں نے پیشاب ہی نہیں بنایا اوراس سے بڑی فکر پیدا ہوئی۔ پیشاب آور دوائیں استعمال کیں (حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ دوائیں ہر قسم کی کھالینی چاہئیں۔جس چیز میں اللہ تعالیٰ شفا رکھنا چاہے گا رکھ دے گا۔شرک سے اپنے نفس کو بچانا چاہیئے) بہر حال میں نے مشورہ کے بعد طب کی ایک دوائی تجویز کی اور ہومیوپیتھک کی دوائی شروع کی پیشاب آور کہ گردے کام کرنا شروع کردیں اور ڈاکٹروں نے ایلوپیتھک کی بھی ایک دوائی دی اس دوائی کے لٹریچر میں یہ ذکر نہیں تھا کہ اس دوائی میں میٹھا پڑا ہوا ہے۔اور میں بیمار ہوں ’’شکر‘‘ کا اور میں تھوڑی سی دوائی بھی لیتا ہوں لیکن زیادہ تر بہت احتیاط کرتا ہوں کھانے میں اور اللہ تعالیٰ نے فضل کیا ہے مجھے تکلیف نہیں دے رہی یہ بیماری۔ذیابیطس جسے کہتے ہیں قابو میں رہتی ہے لیکن میں نے محسوس کیا کہ ایلوپیتھک کی دوائی کے نتیجہ میں میرا شکر کا نظام جو ہے اس میں نقص پیدا ہو رہا ہے اور مجھے تکلیف ہوگئی۔ربوہ شروع کی دوائی۔ پھر اسلام آباد چلے گئے ایک دن وہاں میں نے ایک دوست سے جو دوائیوں کی دکان کرتے ہیں کہا مجھے شبہ ہے کہ میٹھا ہے اس دوائی میں پتہ تو کرو۔ان کی اچھی واقفیت ہے۔ انہوں نے بڑی بڑی دکانوں سے پتہ کیا۔انہوں نے کہا ہمیں علم نہیں لیکن اس کے لٹریچر میں نہیں لکھا کہ اس میں میٹھا ہے۔ایک شریف انسان مل گیا اس نے کہا میری واقفیت ہے پاک ڈیوس کے ساتھ جو کراچی میں یہ دوائی بنارہے ہیں، انہیں میں فون کر کے پوچھتا ہوں۔ اس نے فون کیا تو جواب ملا کہ بالکل فکر نہ کرو اس میں ہم نے سکرین نہیں ڈالی بلکہ خالص میٹھا ڈالا ہے۔تو خالص میٹھے کے تین پیالے بھر کے مجھے پلانے شروع کئے ہوئے تھے ذیابیطس کی بیماری میں جو میں نے زیادہ تر کھانے سے کنٹرول کی ہوئی تھی۔خون میں میری ’’شکر‘‘ ۱۳۰ کے لگ بھگ رہتی تھی جو کچھ زیادہ ہے نارمل سے لیکن ڈاکٹروں نے کہا تھا کہ اتنی ہے تو کوئی فکر کی بات نہیں وہ ایک سو تیس سے بڑھ کے دو سو بیس تک چلی گئی اور خالص مقدار سے جب آگے بڑھے تب یہ قارورے میں آتی ہے۔قارورے میں ۴ء ا شکر نکل آئی۔لیکن پھر یہ ہو گیا کہ چکر

چل گیا بیماری اور دوائیوں کا۔ میں بیچارا مریض بیچ میں پھنسا ہوا۔ وہ دوا چھوڑی لیکن ایک دفعہ یہ شکر کا نظام Upset ہوتو آ تو جاتا ہے کنٹرول میں لیکن بڑی محنت کرنی پڑتی ہے اور بڑی قربانی دینی پڑتی ہے۔ کھانا میرا اتنا کم ہے کہ آپ حیران ہوجائیں گے کہ میں دوپہر کے کھانے میں ایک چھٹانک سے زیادہ آٹا نہیں کھاتا۔ میرا معمول ہے یہ۔ اور رات کے کھانے میں اس سے بھی کم۔ تو اگر شکر کا خیال کرنا پڑے تو آدھی چھٹانک آٹارہ جائے گا۔ میں ایک پھلکا کھاتا ہوں۔ مشکل سے اور اس میں کمی کی گنجائش بڑی تھوڑی ہے۔ جو چار روٹیاں کھاتا ہو وہ دو کر دے، جو ایک ہی کھاتا ہے وہ کیا کرے۔ بھوکا تو نہیں رہ سکتا انسان۔ بہرحال پہلے تو میں نے وہ میٹھی دوائی چھوڑی، صرف دوائی چھوڑنے سے دوسو بیس سے ایک سو اسی، بیاسی پر آ گیا۔ پتا لگ گیا کہ دوائی کا اس میں حصہ تھا۔

پھر گرمی میری مستقل بیماری بن گئی ہے۔ اس سال سے جب کام کے دوران ایک اس قسم کی گرمی کے موسم میں تین دفعہ مجھے باقاعدہ لولگ کے Heat Stroke بخار، گھبراہٹ، سر درد کے حملے شروع ہوگئے تھے۔ جس کو ایک دفعہ بھی یہ بیماری ہوجائے گرمی باقاعدہ بیماری بن جاتی ہے۔

اسلام آباد میں جوانفیکشن کی دوائی تجویز کی گئی، میں نے اسی دن ساڑھے دس بجے رات پہلی خوراک کھالی۔ ایک مہینہ میں نے وہ اینٹی بائیوٹک کھائی۔ اس نے بڑا فائدہ کیا لیکن خود اینٹی بائیوٹک ضعف کرنے والی ہے اور ایک مہینہ کے بعد اب میں گیا ہوں تو انہوں نے دوبارہ جو ٹیسٹ لیا، ابتدائی رپورٹ کے مطابق قریباً ۹۰ فیصد آرام ہے ابھی دس فیصد بیماری موجود ہے۔ دوائی شاید بدل دیں۔ آج یا کل ان کی طرف سے آئے گی اطلاع۔ یہ کچھ لمبا چکر پڑ گیا ہے۔ یہ اس لئے میں نے آپ کے سامنے بیان کیا ہے اسے کہ آپ دعا کریں کہ خدا تعالیٰ مجھے بیماری کے اس چکر سے نکالے اور پوری صحت دے تا کہ میں پورا کام کروں۔ اپنی ذمہ داری پورے طور پر نبا رہا ہوں۔ جو کام میرے کرنے کے ہیں وہ میں ہی کرسکتا ہوں۔ مثلاً بیماری کے ایام میں ایک دن مجھے خیال آیا کہ ڈاک سے ایک کمرہ بھر گیا ہے، کچھ تو نکالنی چاہیئے تو بیماری میں ہی میں دوراتیں دو بجے تک اور ایک رات اڑھائی بجے تک ڈاک دیکھتا رہا اور کچھ حصہ

ڈاک کا نکال دیا۔ کچھ مجھے تسلی ہوئی۔ پھر جب کچھ افاقہ ہوا تو اپنا پورا زور لگا کے اسلام آباد میں ہی ساری ڈاک نکال دی تھی لیکن ان تین دنوں کی ڈاک میں نے نہیں دیکھی۔ منگل، بدھ اور جمعرات۔ انشاء اللہ تعالیٰ مجھے امید ہے کہ کل یا پرسوں دو دن میں وہ ساری دیکھ لوں گا پھر کوئی میرے ذمہ قرض نہیں رہے گا جماعت کا کیونکہ دعاؤں کے خطوط ہیں، معاملات ہیں، تکالیف بعض ایسی ہوتی ہیں جو فوری دور کرنی ہوتی ہیں۔ تو میری بیماری مجھے قصور وار ٹھہراتی ہے۔ میں اپنے رب سے امید رکھتا ہوں کہ جو بیماری کی وجہ سے کمزوری ہوتی ہے اس پر وہ مجھے گرفت نہیں کرے گا لیکن مجھے یہ تکلیف ہوتی ہے سوچ کے کہ جن دوستوں کی تکالیف کو میں صحت کی صورت میں دور کرسکتا تھا وہ میں دور نہیں کرسکا تو بہت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ میری بیماری کو کلیۃً دور کر دے اور مجھے پوری طاقت عطا کرے۔ جیسا کہ تب تک وہ کرتا رہا ہے، آئندہ بھی جب تک زندگی ہے میں اس رب کریم سے امید رکھتا ہوں کہ وہ ایسا کرے گا کہ مجھے طاقت دے اور سارے ہی کام روز کے روز ہو جائیں۔ میں روز کے کام قریباً روز ہی نمٹانے کا عادی ہوں۔ عام طور پر میں رات کو بارہ بجے سے پہلے کبھی نہیں سویا۔ ایک بجے کے بعد بہت دفعہ سویا ہوں تو اوسطاً ساڑھے بارہ اور ایک بجے میں سوتا ہوں۔ گرمیوں میں بھی پھر صبح نماز کے لئے اٹھتا ہوں۔ بعض دفعہ اتنا ضعف ہوتا ہے کہ میں مسجد میں نہیں آسکتا لیکن نماز پڑھتا ہوں اپنے وقت پر۔

دوسری بات میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی توفیق سے انشاء اللہ تعالیٰ میرا ارادہ امسال باہر دورہ پر جانے کا ہے۔ بہت سے ملکوں میں جانا ہے۔ اس کے متعلق زیادہ تفصیل سے انشاء اللہ تعالیٰ اللہ نے توفیق دی تو اگلے جمعہ میں بات کروں گا۔ خلیفۂ وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں ساری دنیا کے احمدیوں کا خلیفہ ہے۔ اب اکثر اوقات میں یہاں رہتا ہوں مرکز میں لیکن افریقہ میں جو احمدی ہیں وہ بھی اور امریکہ میں جو احمدی ہیں وہ بھی، شمالی امریکہ میں اور جس میں یونائیٹڈ سٹیٹس آف امریکہ اور کینیڈا شامل ہے اور جنوبی امریکہ میں جو ہیں وہ بھی اور یورپ میں بسنے والے احمدی بھی، افریقہ والے احمدی بھی، آسٹریلیا والے احمدی بھی، انڈونیشیا والے احمدی بھی میری باتوں پر کان دھرتے، میری نصائح سے فائدہ اٹھاتے، جو اسلامی تعلیم میں ان کے سامنے رکھتا ہوں اس کے مطابق زندگی گزارنے کی کوشش

کرتے ہیں اور دوسروں کے مقابلے میں بہت پیار اور محبت سے وہ رہتے ہیں۔

تو خلیفۂ وقت تو ایک جگہ ہی ہوگا جب اکثر اوقات یہ ساری دنیا جو ہے ہزار ہا میل سے میری آواز کو سنتی اور پیار اور اخوت کے ساتھ زندگی کے دن گزار رہی ہوتی ہے تو اگر میں تھوڑے سے عرصہ کے لئے ربوہ سے باہر چلا جاؤں تو ربوہ والوں کو یہ حق تو نہیں پہنچتا کہ چونکہ خلیفۂ وقت یہاں نہیں ہے اس لئے ایک دوسرے کے خلاف غصے نکال لو۔

پس میری نصیحت یہ ہے کہ کبھی بھی نہ لڑو ایک دوسرے سے۔ مسکراتے چہروں سے ملاقات کرو۔ سلام سے اپنے کلام کی ابتدا کرو۔ کسی کا حق نہ مارو۔ غلط فہمیاں دور کرنے کے لئے جہاں تک طاقت میں ہو تمہاری اپنے حقوق چھوڑ دو۔ بے شک دینے والا تو اللہ تعالیٰ ہے وہ دیتا ہے۔ جب دینے پہ آتا ہے تو اتنا دیتا ہے کہ آپ کی جھولیوں میں وہ چیز سما نہیں سکتی۔ وہ دیتا ہے افراد کو بھی، وہ دیتا ہے جماعت کو بھی۔ افراد کے متعلق بھی میں مثالیں دیا کرتا ہوں لیکن جماعت تو ہمارا سانجھا مال ہے نا۔ ہر احمدی جو ہے جماعت کا مال اس کا مال ہے۔ اس مال کی برکتیں ہر احمدی کو نظر آنی چاہئیں اور اس کے مطابق اس کی زبان سے ہر آن اور ہر وقت الحمد للہ نکلنا چاہیئے۔

۱۹۷۰ء میں مغربی افریقہ کے بعض ملکوں کا میں نے دورہ کیا۔ وہاں مجھے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ایک نئے پروگرام کا۔ جماعت میں میں نے اس کی تحریک کی۔ ساری جماعت نے اس وقت بڑے پیار کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور ۵۳ لاکھ روپیہ پیش کر دیا۔ اب ان ملکوں کی سکیم کہ اتنے کالجز کھولے جائیں گے اور اتنے ہسپتال کھولے جائیں گے۔ اس لحاظ سے تو ۵۳ لاکھ روپے کوئی چیز نہیں ہیں۔ وہاں کے جو مشنریز عیسائی ہسپتال ہیں وہ دو دو کروڑ روپیہ ایک ایک ہسپتال پر خرچ کرنے والے ہیں لیکن خدا تعالیٰ کو آپ کے پیسے کی تو ضرورت نہیں آپ کے دل میں جو اس کا پیار موجزن ہوتا ہے اسے وہ پسند کرتا اور محبت کی نگاہ سے دیکھتا اور اسی کے مطابق وہ آپ سے سلوک کرتا ہے۔ اس سال ''نصرت جہاں آگے بڑھو'' نصرت جہاں میرے لئے ایک پیارا وجود بھی ہے (کیونکہ میری دادی نصرت جہاں نے بچپن سے ہی مجھے پالا اور بڑی احسن رنگ میں تربیت کی۔ مجھے وہ کچھ سکھایا کہ دنیا کی کوئی ماں نہیں جس نے اپنے بچے کو وہ سکھایا ہو، جس

رنگ میں سکھایا وہ بھی حسین تھا۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات کو بہت بلند کرے) لیکن معنوی لحاظ سے یہ بنتا تھا کہ خدا تعالیٰ کی نصرت اور تائید سے اور آگے بڑھو۔ ۵۳ لاکھ سے تو ہم جوں کی چال سے بھی آگے نہیں بڑھ سکتے لیکن خدا تعالیٰ کی نصرت نے اپنا یہ کرشمہ دکھایا کہ سالِ رواں کا ان ملکوں کا نصرت جہاں کا بجٹ چار کروڑ روپے کا ہے۔

تو خدا تعالیٰ جو ہے وہ بخیل نہیں۔ جو اس کی خاطر اپنا حق چھوڑتا ہے۔ اسی کا دیا ہوا مال اسے لوٹاتا ہے وہ اللہ تعالیٰ اس دنیا میں بھی قرضہ نہیں رکھتا اور اسے دیتا ہے۔ اگر تو آپ نے اپنے رب سے لینا ہے تو لڑ جھگڑ کے اپنے بھائی سے مت لو۔ اگر آپ نے اس کے حکم پر عمل کرنا ہے۔ لَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ (البقرة:۱۸۹) تو جو آپ کا حق نہیں وہ اپنے حق میں ملا کر سارے مال کو گندا نہ کرو بلکہ خدا تعالیٰ پر بھروسہ رکھو۔ وہ آپ کی ضرورتوں کو پورا کرے گا اور آپ کی فطرت میں اور نفس میں قناعت کا مادہ پیدا کرے گا اور سخی بنائے گا آپ کو۔ دوسروں کو دینے والا بنادے گا آپ کو۔ ایسا بنادے گا جس طرح ایک چشمہ کے کنارے پر جو خیمہ زن ہے انسان۔ وہ پانی جمع نہیں کیا کرتا مٹکوں میں ہر وقت اس کو ٹھنڈا پانی بارشوں کا اور برف کا چشموں کے ذریعہ اُسے وہ پہنچ رہا ہے۔ اس مادی دنیا کا وہ کون سا چشمہ ہے جس کا دہانہ خدائے رزاق کے جو جلوے ہیں ان سے زیادہ چوڑا ہو۔

تو جہاں سے آپ کو بہت زیادہ مل سکتا ہے وہاں سے لینے کی کوشش کریں اور ہمیشہ ہی پیار اور محبت سے رہیں۔ ربوہ کو تو مثال بننا چاہیئے دوسروں کے لئے۔ اس واسطے میں آپ کو زور کے ساتھ یہ یاددہانی کروا رہا ہوں۔

میں جب یہاں ہوتا ہوں کئی تکلیفیں بھی اٹھاتا ہوں جذباتی طور پر۔ ذرا ذرا سی بات کی مجھے اطلاع آتی ہے کہ جو احمدی جن کو خدا تعالیٰ نے گند اور اندھیروں سے نکال کر پاکیزگی اور نور کی رفعتوں تک پہنچایا تھا وہ پھر واپس اندھیروں کی طرف جانے کے لئے آپس میں لڑ پڑتے ہیں۔ جہاں تک مجھ سے ہوسکتا ہے میں کوشش کرتا ہوں کہ وہ اس گند میں نہ پڑیں۔ ان اندھیروں کی طرف ان کی حرکت نہ ہو۔ کبھی میں کامیاب ہوتا ہوں کبھی بدقسمتی ان لوگوں کی میں کامیاب نہیں ہوتا لیکن بہرحال یہ کوشش ہے جو میں کرتا ہوں اور اب میں یہ کوشش کر رہا ہوں کہ

ہر شخص اس بات کا ذمہ دار ہے کہ ربوہ کی فضا جو ہے وہ محبت اور پیار کی فضا رہے گی اور ہر شخص دوسرے کے دکھوں کو دور کرنے والا ان کے لئے خوش حالی اور بشاشت کے سامان پیدا کرنے والا ہوگا۔ دکھ کے سامان پیدا کرنے والا نہیں ہوگا۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس حقیقت کے سمجھنے اور اس کے مطابق اپنی زندگی گزارنے کی توفیق عطا کرے۔ اپنی طبیعت کے لحاظ سے میرا خیال تھا۔ دس منٹ سے زیادہ میں نہیں بولوں گا اور آپ کے نقطہ نگاہ سے اس گرمی کے باوجود کچھ زیادہ بول گیا ہوں۔ بہرحال انسان اپنی کوشش کرتا ہے اور خیر اور برکت صرف خدا دینے والا ہے۔

اس واسطے ایک بات چھوٹی سی بتادوں۔ ہے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعا مجھے بڑی پیاری ہے۔

رَبِّ اِنِّیْ لِمَاۤ اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَیْرٍ فَقِیْرٌ (القصص : ۲۵) انہوں نے یہ نہیں مانگا کہ اے خدا! مجھے یہ دے اور وہ دے۔ انہوں نے کہا ہر وہ چیز جس میں میرے لئے تجھے خیر نظر آئے اے خدا! مجھے وہ دے۔ اور اسی کا میں محتاج ہوں۔ مجھے آپ نہیں پتہ میرے لئے بھلائی کس چیز میں ہے۔ میں کیا مانگوں تجھ سے۔ اس سے مانگو جو جانتا ہے اور اپنی چلانے کی کوشش نہ کرو اس کے ماحول میں۔ آپ میں سے کسی کو بھی کچھ پتہ نہیں ایک منٹ بعد کا نہیں پتہ۔

اللہ تعالیٰ فضل کرے۔ ہمیں سچا احمدی مسلمان، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نقشِ قدم پر چلنے والا بنائے اور ہمیں اس قابل بنادے کہ دنیا ہمارے نمونے کو دیکھ کر ہماری زندگیوں پر نگاہ پا کر اسلام کی طرف مائل ہونے والی بن جائے اور خدا تعالیٰ کے فضلوں اور اس کی رحمتوں کو اسی طرح حاصل کرنے کی کوشش کرے جس طرح ہم خدا کے عاجز بندے اس کی رحمتوں اور فضلوں کے محتاج اور کوشش کرتے ہیں جتنی ہم سے ہو سکے کہ اس سے ہم خیر کو حاصل کریں۔ آمین۔

(روزنامہ الفضل ربوہ ۱۸؍اگست ۱۹۸۱ء صفحہ ۲ تا ۵)